B.A. part - II
paper - IV
page - I
Date - 27/04/2021.

Topic - "Sair Doosre Darwesh Ki" Kahani Ka Khulasa

"سیر دوسرے درویش کی" کہانی کا خلاصہ

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ باغ و بہار ایک داستانوی ادب ہے۔ اس داستان میں چار فقیروں کے قصے بیان کئے گئے ہیں اور کچھ ضمنی قصے بھی درج ہیں۔ یہاں دوسرے فقیر کا قصہ بیان کیا جائے گا۔ اس فقیر کا قصہ کچھ یوں ہے کہ جب دوسرے درویش کی باری آئی تو وہ چار زانو بیٹھا اور بولا ہے

اے یارو! اس فقیر کا ٹک ماجرا سنو
میں ابتدا سے کہتا ہوں تا انتہا سنو

میں فارس کا شہزادہ ہوں۔ میرے والد نے سلطنت کی تربیت کے واسطے بڑے بڑے عقلمند استاد اور اتالیق مقرر کئے۔ خدا کے فضل سے چودہ برس کی عمر میں سب علم میں ماہر ہوا۔ اب یہی شوق تھا کہ قصے ہر ملک کے احوال اولو العزم بادشاہوں کے سنا کروں۔

میں فارس کا شہزادہ ہوں۔ میرے والد نے سلطنت کی تربیت کے واسطے بڑے بڑے عقلمند استاد اور اتالیق مقرر کئے۔ ایک روز ایک صاحب دانا نے کہا کہ انسان کی زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے۔ دنیا میں انسان کام کرے کہ تاقیامت نام رہے۔ دوسرے درویش نے کہا اس کا حال مفصل بیان کرو تو میں بھی سنوں۔ وہ شخص حاتم طائی کا ماجرا اس طرح کہنے لگا

حاتم کے وقت میں عرب کا ایک بادشاہ تھا۔ جس کا نام نوفل تھا۔ نوفل کو حاتم کی شہرت کے سبب دشمنی ہو گئی۔ اس نے لشکر لے کر چڑھائی کر دی۔ حاتم خدا ترس اور نیک مرد تھا۔ اس نے دیکھا کہ جنگ میں بہت سے خدا کے بندے مارے جائیں گے۔ اور بڑی خونریزی ہوگی اور اس کا عذاب میرے نام لکھا جائے گا۔ یہ بات سوچ کر وہ اکیلا اپنی جان لے کر ایک پہاڑ کی کھوہ میں جا چھپا۔ اس نے حاتم کے سارے مال و اسباب کو ضبط کر لیا اور اعلان کر دیا کہ جو کوئی حاتم کو پکڑ کر لائے گا اسے پانچ سو اشرفیاں انعام دی جائیں گی۔ سب لوگ کو لالچ آیا اور سب حاتم کو تلاش کرنے لگے۔

ایک دن ایک بوڑھا اور بڑھیا اپنے دو تین بچوں کے ساتھ اسی جنگل میں لکڑیاں چننے لگے۔ بڑھیا بولی اگر حاتم ہمارے ہاتھ آجاتا اور ہم اسے پکڑ کر نوفل کے پاس لے جاتے تو پانچ سو اشرفیاں پاتے ہماری ساری مصیبتیں ختم ہو جاتیں۔ یہ سن کر بوڑھے کو غصہ آیا۔ اس نے کہا کیوں بک بک کرتی ہے ہماری قسمت ایسی کہاں ہے جو حاتم ہمارے ہاتھ آئے اور ہم انعام پائیں۔

بوڑھے اور بڑھیا کی باتیں حاتم سن رہا تھا۔ چونکہ حاتم کی زندگی کا مقصد لوگوں کی بھلائی کرنا تھا۔ لہٰذا وہ پہاڑی کی کھوہ سے نکلا اور بولا کہ میں ہی حاتم ہوں۔ مجھ کو نوفل کے پاس لے چلو اور اسے پانچ سو اشرفیاں لے لو۔ مگر وہ بوڑھے اس کے لئے تیار نہ ہوئے۔ تب حاتم نے اس کو ڈرایا اور بولا کہ اگر تم مجھ کو نہیں لے جاتا تو میں خود بادشاہ کے پاس جا کر کہوں گا کہ تو نے مجھے چھپا دیا تھا۔ مگر ڈرانے پر بھی بوڑھا تیار نہ ہوا۔ اس درمیان وہاں بھیڑ لگ گئی۔ جب لوگوں کو معلوم ہوا کہ یہی حاتم ہے تو سبھی پکڑ کر اس کو نوفل کے پاس لے گئے۔ اور ہر ایک شخص کہنے لگا کہ میں نے پکڑا ہے۔ مجھے انعام ملنا چاہیے۔ ان لوگوں کے پیچھے بوڑھا بھی چلا۔ جب سبھی لوگ حاتم کو پکڑنے کا دعویٰ کر رہے تھے تو نوفل نے خود حاتم سے پوچھا۔ حاتم نے اس بوڑھے کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ مجھے پکڑنے والا یہی بوڑھا ہے۔ نوفل نے اس بوڑھے کو بلا کر پوچھا تو بوڑھے نے شروع سے آخر تک اپنے حالات بیان کئے۔

جب نوفل کو تمام باتیں معلوم ہوئیں تو اس نے جھوٹے دعویداروں کو پانچ سو اشرفیوں کے بدلے پانچ سو جوتیاں مارنے کا حکم دیا۔ اور بوڑھے کو پانچ سو اشرفیاں دیں۔ نوفل حاتم کی سخاوت پر بہت خوش ہوا اور اس نے اس کی سلطنت واپس کر دی۔

فارس کا بادشاہ یعنی دوسرا درویش صاحب دانا سے یہ باتیں سن کر خود بھی حاتم جیسی سخاوت کرنی چاہیں۔ جب وہ بادشاہ ہوا تو اس نے ایک قلعہ بنوایا۔ جس میں چالیس دروازے تھے۔ وہ ہر دروازے سے خیرات دیا کرتا تھا۔ ایک دن جب وہ خیرات بانٹ چکا تو ایک بوڑھا فقیر آیا اور اس نے پہلے دروازے خیرات مانگی۔ میں نے اسے دلوادی۔ ہر دروازے پر اس نے ایک ایک اشرفی بڑھا کر مانگا تھا۔ اس نے چالیسوں دروازے سے اشرفیاں لیں تو پھر پہلے دروازے سے سوال کیا۔ اب مجھ سے رہا نہ گیا۔ میں نے اس سے کہا تو کیسا فقیر ہے؟ جو فقر کے تینوں حرفوں سے واقف نہیں۔ اس سے پوچھا تو بتایا جس نے کہا ف سے فاقہ، ق سے قناعت اور ر سے ریاضت جس میں یہ تینوں نہ ہوں وہ فقیر نہیں۔ میری باتیں سن کر وہ بہت خفا ہوا اور ساری اشرفیاں پھینک دیں اور کہا تو بھی سخی نہیں ہو سکتا یعنی میں بھی تینوں حروف ہیں۔ س سے سمائی، خ سے خوف خدا اور ی سے اپنی پیدائش اور موت کو یاد رکھنا۔ سخاوت کا درجہ تو بس انھیں کی شان ادی تک جاتا ہے تو تم اس میں شامل نہیں۔ میں نے اس فقیر سے بہت اصرار کیا۔ لیکن اس نے اشرفیاں نہ لیں اور چلا گیا۔